سلسلہ نمبر ۱۷

"الحامد ٹرسٹ" نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (ادارہ)

علاماتِ قیامت

﴿ نظر ثانی وعنوانات : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی :

وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ . (پ ۲۵ سورہ زخرف آیت ۶۱)

" اور وہ نشان ہے قیامت کا "

اِس کی مختصر تفسیر کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

"یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا اوّل مرتبہ آنا تو خاص بنی اسرائیل کے لیے ایک نشان تھا کہ بدوں باپ کے پیدا ہوئے اور عجیب وغریب معجزات دکھلائے اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا، اِن کے نزول سے لوگ معلوم کر لیں گے کہ قیامت بالکل نزدیک آ لگی ہے۔"

احادیثِ مقدسہ میں علاماتِ قیامت بہت بتلائی گئی ہیں لیکن اِن میں ترتیب کیا ہوگی اور ایک علامت سے دوسری علامت تک کتنا فصل ہوگا، اِس کی صراحت بہت کم علامات میں فرمائی گئی ہے۔ حدیث کی سب کتابوں میں کتاب الفتن موجود ہے اور اس میں باب العلامات بین یدی الساعۃ یعنی قیامت سے پہلے وجود میں آنے والی علامتوں کے باب موجود ہیں۔

علماء کرام کو حق تعالیٰ جزاء خیر دے کہ انہوں نے یہ بھی کوشش کی کہ یہ علامت یکجا کردی جائیں اور اِن میں کیا ترتیب ہوگی وہ بھی ذکر کردی جائے۔ اس سلسلہ میں سب سے مفید رسالہ وہ ہے جو حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اِس میں بہت سی احادیث سے استفادہ کر کے ایک مضمون کی شکل دے دی ہے، اسی سے اقتباس کر کے یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔

قربِ قیامت کی علامات میں فسق و فجور بڑی علامت ہے اِس کی تھوڑی سی تشریح عرض کرتا ہوں۔ کفر اور فسق دو لفظ ہیں بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ کفر کا تعلق عقیدہ سے ہے اور فسق کا تعلق فقط اعمال سے ہے۔ کوئی آدمی خلافِ شرع کام کرتا ہو تو اُسے فاسق کہا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ فسق کا تعلق عقیدہ اور عمل دونوں سے ہوتا ہے۔ عقیدہ کا فسق یہ ہے کہ انسان صحابہ کرامؓ کے بتلائے ہوئے عقائد سے ہٹ جائے۔ جب وہ ان عقائد سے ہٹے گا تو فسق فی العقیدہ میں یعنی بدعت اعتقادی میں مبتلا ہوجائے گا اور کبھی کبھی یہ فسق فی العقیدہ کفر تک بھی پہنچا دیتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کے بتلائے ہوئے عقائد وہی ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائے ہیں اور ان پر ساری اُمت قائم چلی آرہی ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں۔ خروج، شیعیت، جہمیت، اعتزال اور فرقہائے جبریہ، قدریہ، مُرجیہ، کرامیہ سب اِسی اصول سے ہٹنے سے پیدا ہوئے، اِن فرقوں میں بہت سے فرقے فسق تک گمراہی میں مبتلا ہوئے اور بہت سے حدِ کفر تک آگے چلے گئے جو طبقہ صحابہؓ سے حدِ فسق تک ہٹے وہ بدعتی بھی کہلاتے ہیں۔

غرض جس طرح اعمال میں فسق ہوتا ہے اِسی طرح عقائد میں بھی ہوتا ہے۔ اِن دونوں کا فروغ علامات قیامت میں ہے علامات قیامت میں جو بداعمالیاں صراحۃً احادیث میں شمار کرائی گئی ہیں، یہ ہیں :

ظلم کا اس قدر بڑھ جانا جس سے پناہ لینی مشکل ہو۔ خیانت کا عام ہونا۔ جوا، شراب ناچ اور گانے کی کثرت۔ مردوں کا ناجائز حد تک عورتوں کا مطیع ہونا۔ اولاد کی نافرمانی۔ نااہلوں کے ذمہ وہ کام لگانے جن کے وہ اہل نہ ہوں۔ اپنے اسلاف پر طعن۔ مساجد کی بے حرمتی۔ جھوٹ کو ایک فن کا درجہ دینا۔ گالی گلوچ کی کثرت۔ دلوں میں شرم وحیا، امانت ودیانت کی کمی۔ وغیرہ

ظلم کا اس قدر بڑھ جانا جس سے پناہ لینی مشکل ہو، اِس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں ایک تو یہ کہ حکام انتظامیہ عدلیہ سب ہی ظالم ہو جائیں دوسرے یہ کہ آپس میں خانہ جنگی ہو۔ جرم کسی کا ہو مارا کوئی اور جائے یا اور اِس قسم کی صورتیں۔

یہ سب باتیں ہر سلیم الفطرت شخص کے نزدیک معیوب ہیں اور اسلام میں گناہ حرام یا قابلِ تعزیر وحد ہیں جس قوم میں یہ پائی جائیں وہ رُو بزوال ہو جاتی ہیں اور بڑھ جائیں تو تباہ ہو جاتی ہیں۔

پہلے زمانوں (قرونِ وسطیٰ) میں بھی یہ باتیں پائی گئی ہیں لیکن افراد میں تھیں یعنی بہت کم اور جب ان میں مبتلا لوگوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تو پوری مسلم قوم پر زوال آ گیا حکومتیں چھنتی چلی گئیں حتی کہ پوری دنیا میں کوئی بھی مسلم سلطنت اپنی آزادی پر قائم نہ رہ سکی۔

مذکورہ بالا خرابیوں کے پانے جانے پر عیسائیوں کے غلبہ کی خبر حدیث میں آئی ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں جب یہ تمام علامات وآثار نمایاں ہو جائیں تو عیسائی بہت ملکوں پر غلبہ کر کے قبضہ کرلیں گے۔ اور ایسا واقعتًا ہو چکا ہے دُنیا بھر کی سب مسلم سلطنتیں تباہ ہوگئیں اور عیسائی چھا گئے، اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ یہ خرابیاں تو ہماری قوم میں باقی تھیں پھر عیسائیوں کا غلبہ کیسے ہٹا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسائیوں کے مظالم زیادہ ہو گئے انہوں نے پوری دنیا کو کھلونا بنالیا اور غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا اور ظلم ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت ہدایت فرمائی تھی :

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.(بخاری شریف ص ۲۰۳ ج۱ کتاب الزکٰوۃ)

اور مظلوم کی بددعاء سے بچتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دُعاء اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں (یعنی نہایت سریع التاثیر ہوتی ہے)۔

عیسائیوں کے پوری دُنیا پر چھا جانے کے بعد سمٹ جانے کی وجہ بظاہر یہی ہے کہ اُن کے مظالم بڑھ گئے تھے انہوں نے اقوام عالم کو محکوم ہی نہیں بلکہ انہیں غلام بھی بنالیا تھا۔ الجزائر، ویت نام، کوریا وغیرہ سب ان کے کھلونے بنے رہے ہیں اور اسرائیل کا ناسور اِن کا ہی پیدا کردہ ہے۔

اگرچہ جس دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ بھی دورِ فتن ہی ہے، طرح طرح کے فرقے نمودار ہو رہے ہیں اتباعِ سلف کے بجائے اپنی خواہش پر چلنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، جو شخص تھوڑا بہت علم حاصل کر لیتا ہے وہ تنقید وجرح کی وادیٔ پُر خار کی راہ لیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور اسلاف کو چھوڑ کر اپنی شخصیت سازی میں لگ جاتا ہے، یہی وہ بیماری ہے جو سب فتنوں بدعات اور اختلافات کی جڑ ہے۔ کثرتِ نشرو اشاعت نے اسے مرض متعدی بنا دیا ہے، ایک غلطی اور بدعت کی اصلاح نہیں ہونے پاتی کہ کوئی اور نئی بدعت کسی اور رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے یا کوئی اور نیا فرقہ باطلہ اُبھرنے لگتا ہے، آخر اِس دور کا منتہی کہاں ہوگا۔

دورِ فتن سے احادیث میں ایسا زمانہ بھی مراد ہوتا ہے جس میں ایسی گڑ بڑ ہو کہ عقلمند سے عقلمند شخص بھی حیران رہ جائے ایک پہلو کی اصلاح ہونے سے پہلے دوسرے پہلو کی خرابی پیدا ہو جائے یا ایک پہلو کی اصلاح میں دوسرے پہلو کی خرابی پیدا ہونے کا احتمال نظر آئے۔ اِس دور میں بھی یہی حالت جارہی ہے، کوئی واضح راستہ کسی کے سامنے نہیں ہے اور کوئی راہ بے خار نہیں رہی۔

لیکن احادیثِ مقدسہ کی روشنی میں یوں لگتا ہے کہ رفتہ رفتہ مسلمان سنبھلتے ہی چلے جائیں گے کیونکہ انہیں عروج کی طرف جانا ہے تقدیراتِ الٰہیہ ظہور میں آنی ہیں مسلمان اگر خود نہ سنبھلے تو حالات سنبھلنے پر مجبور کریں گے۔ یہ ایک بہترین فاتح قوم بننے والی ہے اگرچہ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ پوری طرح خود کفیل نہ ہو پائیں گے، درمیان ہی میں دنیا کے حالات ایسے ہو جائیں گے کہ دنیا بھر کے مسلمان اور عیسائی آپس میں معاہدہ کریں اور کسی تیسری طاقت سے جنگ کریں اور فتح یاب ہوں۔ اب آنے والا طویل دورِ عروج کے ساتھ طویل عالمی جنگ کا بھی ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ :

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّۃِ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّۃِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی فَخِذِ الَّذِیْ حَدَّثَہٗ اَوْمَنْکِبِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَا لَحَقٌّ کَمَا اَنَّکَ ھٰھُنَا اَوْ کَمَا اَنَّکَ قَاعِدٌ یَعْنِی مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ (ابو داؤد شریف باب فی امارات الملاحم)

حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ منورہ) کی بربادی ہوگی اور مدینہ شریف کی ویرانی جنگ کا پیش خیمہ ہوگی اور جنگ کا شروع ہونا قسطنطنیہ کی فتح ہوگا اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کا خروج ہوگا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اُن کے کندھے (مونڈھے) پر یا ران پر مارا پھر فرمایا کہ بلاشبہ یہ سب حق ہے (یقیناً ہوگا) جیسے کہ تم یہاں موجود بیٹھے ہو (یعنی معاذ بن جبل)۔

احادیث میں اکثر جگہ لفظ فتنہ سے آپس کی لڑائی اور خانہ جنگی مراد ہوتی ہے اور ملحمہ سے وہ لڑائی مراد ہوتی ہے جو مسلمانوں کی دُوسروں سے ہو۔

اس وقت اسرائیل نے بیت المقدس کو دارالخلافہ بنالیا ہے اس لیے اس کی آبادی کا عروج تو شروع ہوگیا ہے۔

احادیث مقدسہ سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ عیسائیوں کا مذہبی (یعنی عیسائیت کا) مرکز رُوم ہوگا اور ممکن ہے مادی مرکز بھی اِسی کو بنالیا جائے۔

مسلمان اور عیسائی دشمن پر فتح یاب ہونے کے بعد صرف دو آدمیوں کے جھگڑے کی وجہ سے ایک بات کو اپنے وقار کا مسئلہ بنا کر معاہدہ توڑ دیں گے اور مسلمانوں سے جنگ کریں گے چنانچہ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے صحابی ؓ نے فرمایا :

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحاً آمِناً فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِنْ وَّرَائِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنِمُوْنَ وَتَسْلِمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرَجٍ ذِیْ تَلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّةِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ . (ابو داؤد باب ما یذکر من ملاحم الروم)

میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب (ایسا وقت آئے گا کہ) تم اہلِ رُوم سے قابلِ اطمینان صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے ایک دشمن سے لڑو گے تمہیں نصرت وغنیمت حاصل ہوگی اور بچ بھی جاؤ گے (سلامت رہو گے) پھر واپسی کے

وقت ایک سبزہ زار میں جہاں ٹیلے ہوں گے ٹھہرو گے وہاں نصرانیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آئی اِس پر مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آئے گا وہ صلیب توڑ دے گا، اُس وقت (صرف دو شخصوں کے جھگڑے پر اہل رُوم وعیسائی) معاہدہ توڑ دیں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔

اِس لڑائی میں عیسائیوں کو کامیابی ہوگی مسلمانوں کا زبردست نقصان ہوگا وہ اپنا ہدف مدینہ منورہ کو بنائیں گے کسی لائن سے وہ خیبر تک پہنچ جائیں گے مسلمانوں کا حکمران وفات پا جائے گا اُس وقت جو ہوگا وہ اِس حدیث میں آتا ہے :

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ ھَارِبًا اِلٰی مَکَّةَ فَیَأْتِیْہِ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَہٗ وَھُوَ کَارِہٌ فَیُبَایِعُوْنَہٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ . (ابو داؤد کتاب المھدی)

جناب رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمائی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص (جو خلافت کا اہل ہوگا) مدینہ سے مکہ مکرمہ تک بھاگ جائے گا اُس کے پاس اہلِ مکہ آئیں گے اُسے (گھر سے) نکالیں گے وہ اِس معاملہ کو پسند نہ کرتا ہوگا (لیکن لوگ) اُن سے رکن اور مقام کے درمیان بیعت کریں گے۔

اُس وقت شام میں جو حاکم ہوگا وہ اِن کی مخالفت میں لشکر روانہ کرے گا حسد میں یا عیسائی حکومتوں کے اُبھارے پر جو صورت بھی ہو۔

وَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِھِمْ بِالْبَیْدَآءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ .

شام سے اِن کے مقابلہ کے لیے لشکر بھیجا جائے گا اُس لشکر کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔

اس مضمون کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا :

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)کَیْفَ بِمَنْ کَانَ کَارِھًا قَالَ یُخْسَفُ بِھِمْ وَلٰکِنْ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی نِیَّتِہٖ .(ابو داؤد کتاب المھدی)

اے اللہ کے سچے رسول اُس لشکر والوں کے ساتھ جو لوگ بہ مجبوری (مثلاً جبری بھرتی سے) آگئے ہوں گے اُن کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا وہ بھی دھنسا دے جائیں گے لیکن ہر شخص قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔

یعنی جو لوگ جبراً ساتھ لیے گئے ہوں گے اُن کا حشر اُن کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی والی روایت میں ہے کہ :

فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَھْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَہٗ

جب یہ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال (اولیاء کرام) اور عراق کے (بہترین لوگ) گروہ درگروہ اِن کے پاس آئیں گے اور اِن سے بیعت ہوں گے۔

اِن کی مدد کرنے والے اہلِ ماوراء النہر بھی ہوں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدَّمَتِہٖ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ مَنْصُوْرٌ یُوَطِّیءُ اَوْ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ اَوْقَالَ اِجَابَتُہٗ . (ابو داؤد کتاب المھدی)

ایک شخص وراء النہر سے چلے گا اُسے حارث کہا جاتا ہوگا وہ حراث (یعنی کاشت کرنے والا) ہوگا اُس کے لشکر کے اگلے حصہ مقدمۃ الجیش پر مامور شخص کو منصور کہا جاتا ہوگا وہ اٰلِ محمد ﷺ کے لیے اُن کے مضبوطی سے جمنے کے لیے موثر طرح کام کرے گا جیسے (قبائل قریش نے اسلام قبول کرنے کے بعد) جناب رسول اللہ ﷺ کے (دین کے) لیے استحکام کا کام کیا، ہر ایمان والے شخص پر اُس کی مدد واجب ہے۔

اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت ماوراء النہر یعنی دریائے سیحون کے پار علاقوں میں اسلام نہایت جوش سے اُبھر چکا ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے :

ثُمَّ یَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُہٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْھِمْ بَعْثًا فَیَظْھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ وَذَالِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَالْخَیْبَۃُ لِمَنْ لَّمْ یَشْھَدْ غَنِیْمَۃَ کَلْبٍ . (ابو داؤد کتاب المھدی)

پھر ایک قریشی شخص اُبھرے گا ، (اُس کی ننھیال) اُس کے ماموں بنوکلب ہوں گے وہ حضرت مہدی کے مقابلہ کے لیے لشکر روانہ کرے گا۔ حضرت مہدی اِن پر فتح پائیں گے یہ لشکر (درحقیقت) بنوکلب پر مشتمل ہوگا جو اِن کے اموال غنیمت نہ حاصل کرے وہ خسارہ میں رہا۔

حضرت امام مہدی علیہ رحمۃ اللہ ورضوانہ کے نام کے بارے میں ارشاد ہوا :

یُوَاطِیءُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْہِ اِسْمَ اَبِیْ. (ابو داؤد کتاب المھدی)

اُن کا نام میرے نام پر ہوگا اور اُن کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔

حضرت مہدی کے ساتھ موعود کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یعنی جن کے ظہور کی اطلاع دی گئی ہے اور اُن کا وجود اُس وقت سارے مسلمانوں کی فلاح کا سبب ہوگا اور اِس کا احادیث میں وعدہ کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں بہت روایات موجود ہیں حتی کہ روایات میں حضرت مہدی کا حلیہ بھی بتلایا گیا ہے۔

اَجْلَی الْجَبْھَۃِ اَقْنَی الْاَنْفِ کشادہ پیشانی بلند ناک

ایک اور روایت میں نسب بھی بتلایا گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا :

اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْبَھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یَشْبَھُہٗ فِی الْخَلْقِ. (ابو داؤد شریف کتاب المھدی)

میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں (سیّد) فرمایا ہے اور اِن کی نسل میں ایک شخص پیدا ہوگا تمہارے نبی کا ہم نام ہوگا عادات میں نبی کریم ﷺ کے

مشابہ ہوگا شکل وصورت میں نہیں۔

آپ کے متعلق تحریر کردہ رسائل میں یہ بھی ہے کہ آپ لکھنا پڑھنا نہ جانتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازغیب علم عطا ہوگا جسے " عِلْمِ لَدُنِّیْ " کہا جاتا ہے۔

یَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ اِلَی الْاَرْضِ . (ابو داؤد کتاب المهدی)

لوگوں میں سنت رسول ﷺ کے مطابق عمل کریں گے اور اسلام بڑے سکون کے ساتھ ساری دُنیا میں جم جائے گا۔

یہاں تک گزری ہوئی احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اِس وقت جو دور جارہا ہے اس میں انشاء اللہ مسلمانوں کی بہتری ہوگی اسلام کی طاقت بڑھے گی مسلمانوں کی خرابیوں کا ازالہ ہوتا جائے گا۔ مزید کمزوریاں جہاد کی برکت سے دُور ہوتی جائیں گی، پورے عالم پر طویل ترین یا سخت ترین جنگ کا دور گزرے گا مسلمان اور عیسائی قریب ہوں گے اور آپس میں جنگی معاہدہ کریں گے پھر وہ شدید ترین جنگ کسی تیسرے فریق سے ہوگی اُس میں مسلم عیسائی متحدہ قوت کامیاب ہوگی، اِن اتحادیوں کی کامیابی کے بعد پھر ذراسی بات پر عیسائی معاہدہ منسوخ کر کے برسرِ پیکار ہو جائیں گے۔ مسلمان جو غالباً مادی طاقت میں ناکافی حد تک خود کفیل ہوئے ہوں گے شکست کھا جائیں گے اور بہت سے مسلم علاقے عیسائیوں کے قبضہ میں چلے جائیں گے جن میں ترکی، اُردن اور سعودی عرب کا علاقہ صاف سمجھ میں آتا ہے۔ پھر لڑائی کا زور اُس علاقہ میں اور شام و فلسطین میں رہے گا، ان سب لڑائیوں میں جانی نقصان بے حد ہوگا خدا ہی جان سکتا ہے کہ یہ جنگ کس قسم کی ہوگی کن ہتھیاروں سے لڑی جائے گی، ایٹمی ہوگی یا دوسرے ہتھیاروں سے ہوگی، اُس حصہ تک خوارقِ عادات کا ظہور نہ ہوگا۔ انسان نے اس وقت تک جو مادی ریڈیائی ترقی کی ہے یا کچھ کرے گا وہ آخری حد کو پہنچ چکی ہے یا پہنچ جائے گی، یہ ترقی بھی خوارق عادت کے مشابہ ہے اِس کے بعد ظہورِ مہدی سے رُوحانی خوارق کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور خلیفۂ وقت کے انتقال پر ہوگا وہ خود مہدی ہونے کا دعویٰ نہ کریں گے لوگ پہچان کر انہیں خلیفہ بننے پر مجبور کریں گے۔ حضرت امام مہدی اسلامی افواج جمع کر کے حملہ آور عیسائیوں پر اپنے علاقے واپس لینے کے لیے جواباً حملہ کریں گے اور فتح کرتے کرتے ترکی تک پہنچیں گے جس وقت استنبول

(قسطنطنیہ) فتح کریں گے اُس وقت انہیں ظہورِ دجال کی اطلاع ملے گی اس لڑائی میں مسلمان فاتح ہوں گے لیکن اتنی بڑی تعداد میں شہید بھی ہوجائیں گے کہ فتح کی خاص خوشی نہ ہوا کرے گی سو میں سے ایک آدمی زندہ رہ جائے گا (یعنی کسی کسی خاندان کا یہ حال ہوگا) (مسلم شریف ص۳۹۲ ج ۲)۔

احادیثِ مقدسہ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اسی دوران یہودی بھی مسلمانوں سے لڑیں گے اور ہوسکتا ہے کہ یہ لڑائی حضرت مہدی علیہ السلام کے اسی سفر جہاد میں شام سے ترکی جاتے ہوئے موجودہ (امریکہ کی ذیلی ریاست) اسرائیل میں ہو، اِس کی خبریوں دی گئی ہے۔

تُقَاتِلُکُمُ الْیَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَیْهِمْ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْهُ . (مسلم ص ۳۹۶ ج ۲ کتاب الفتن و شرائط الساعة)

موجودہ حالت اور انجام سورہ بنی اسرائیل کے ابتدائی حصہ میں وَاِنْ عُدْ تُّمْ عُدْنَا کے جملہ سے بھی مفہوم ہوتی ہے کہ ان کی بداعمالیاں بڑھیں گی جب وہ انتہاء کو پہنچیں گی تو انتہائی سزا دی جائے گی۔ مسلم شریف میں اسی صفحہ پر جو روایات دی گئی ہیں اِن سے معلوم ہوتا ہے کہ سب یہودی مارے جائیں گے انہیں پتھر بھی پناہ نہ دیں گے صرف ایک درخت جسے ''غَرْقَدْ'' کہا جاتا ہے اُس کے پیچھے یا اُس کی آڑ میں ہوں گے تو وہ انہیں پناہ دے گا غرقد کو ''عَوْسَجَۃْ'' بھی کہتے ہیں کانٹوں دار درخت ہے فلسطین کے علاقہ میں ہوتا ہے چھوٹے کو عوسجہ اور بڑے کو غرقد کہتے ہیں۔ اِن کا مارا جانا اور درختوں اور پتھروں کا مخبری کرنا یہ خوارقِ عادت کے طور پر ذکر فرمایا گیا ہے اگرچہ ممکن ہے کہ یہ سائنسی ترقی ہو لیکن احادیث کا سیاق وسباق اور انداز بیان خرقِ عادت پر دلالت کر رہا ہے، واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر کا ایک حصہ بھاگ کھڑا ہوگا، ایک حصہ شہید ہو جائے گا، یہ لوگ افضل الشہداء عنداللہ ہوں گے (مسلم ص۳۹۲ ج۲) تیسرا حصہ مع جدید رفقاء فتح یاب ہوتا چلا جائے گا یہ لشکر قسطنطنیہ فتح کرلے گا ابھی اِس معرکہ سے فارغ ہی ہوئے ہوں گے کہ کوئی شیطان یہ خبر پھیلائے گا کہ دجال تم لوگوں کے اہل وعیال میں پہنچ گیا ہے یہ لوگ واپس روانہ ہوں گے اور شام کے موجودہ دارالخلافہ دمشق پہنچیں گے تو وہاں دجال نہ ہوگا یہ خبر جھوٹی ہوگی لیکن وہیں اتنا پتہ چل جائے گا کہ وہ دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے ابھی یہ لوگ اِسی مقام پر ہوں گے کہ نزول مسیح علیہ السلام ہو جائے گا۔ (مسلم ص۳۹۲ ج۲)

حضرت مہدی علیہ السلام کا دورِ حکومت بابرکت ہوگا، عدل وانصاف اپنے کمال پر ہوگا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ اِن کا دورِ حکومت سات سال اور بعض روایات کے مطابق نو سال ہوگا (ابوداؤد کتاب المہدی) پھر حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور شروع ہوگا۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مستقل تصانیف موجود ہیں، حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ نے " **التصریح بما تواتر فی نزول المسیح**" اسی موضوع پر تالیف فرمائی ہے، یہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کی ہے اور میرا مقصد تمام روایات کو جمع کرنا نہیں ہے بلکہ ایک خاکہ پیش کرنا ہے جو احادیثِ مقدسہ کی روشنی میں سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ظہور یاجوج و ماجوج ہوگا یہ کثیر التعداد قوم ہوگی اِن سے مقابلہ نہیں کیا جاسکے گا البتہ بچا جاسکے گا کہ انسان محصور ہوجائے حدیث میں یہی تدبیر بتلائی گئی ہے۔ (مسلم ص ۴۰۱۔۴۰۲ ج ۲)

ان کی تعداد کی کثرت ان احادیث میں آئی ہے جن میں جہنم میں داخل کیے جانے والے لوگوں کا ذکر ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک اور یاجوج ماجوج ایک ہزار ہوں گے۔ (بخاری شریف ص ۴۷۲ ج ۱ باب قصۃ یاجوج وماجوج وقول اللہ عزوجل ویسئلونک عن ذی القرنین)

ممکن ہے بخاری شریف وغیرہ کی اِس روایت میں اُس وقت کے مسلمانوں اور یاجوج ماجوج کا تناسب مراد ہو اِس سے یہ بھی معلوم ہورہا ہے کہ وہ کافر ہوں گے بعض روایات میں آتا ہے کہ یہ اولادِ یافِث بن نوح علیہ السلام سے ہیں۔

ان کے بارے میں تو اتنا ہی بتلانا کافی ہے کہ اِن کا وجود مسلم ہے اور جس وقت اِن کے فتنہ کا ظہور ہوگا اُس وقت اِن کے شر سے بچنے کی تدبیر محصور ہوجانے کے سوا کچھ نہیں۔ ان کی حالت کے بارے میں مسلم شریف میں ص ۴۰۱۔۴۰۲ پر روایات موجود ہیں۔ ان کی ہلاکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء سے ہوگی۔ اسی صفحہ پر مسلم شریف میں ہے کہ یہ وجود باری تعالیٰ کا مذاق اُڑاتے ہوں گے اور یہ بھی ہے کہ اِن کی موت (ظاہری اسباب میں) بہت چھوٹے کیڑوں سے ہوگی **یُرْسَلُ عَلَیْهِمُ النَّغَفُ**. (مسلم شریف ص ۴۰۱) نغف ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو اُونٹ اور بکری کی ناک میں پیدا ہوجاتا ہے اِس قسم کے جراثیم اِن پر چھا جائیں گے ان کی گردن میں تکلیف ہوگی لیکن دجال کے بارے میں بہت روایات ہیں اور اِس کا ظہور اور سارا زور حضرت عیسیٰ کے نزول سے پہلے ہی ہوگا، اس لیے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ارشادات فرمائے ہیں وہ ملحوظ رکھنے چاہئیں تاکہ اِس کے

شر سے ہر صاحبِ ایمان بچ سکے۔

۞ دجال کا ظہور اِصفہان سے ہوگا اُس کے ساتھ یہودی ہوں گے۔ مسلم شریف میں ہے :

یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَھُوْدِ اِصْبَھَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفاً عَلَیْھِمُ الطَّیَالِسَۃُ . (مسلم شریف ص ۴۰۵ ج ۲)

دجال کے ساتھ اصفہان کے ستر ہزار (یعنی بہت بڑی تعداد میں) یہودی ہوں گے، اُن کے لباس میں اُن کی خاص وضع کی لمبی ٹوپی ہوگی۔

۞ اُسے لوگوں پر کسی وجہ سے سخت غصہ آئے گا اُس وقت اُس کا ظہور ہوگا۔

اِنَّ اَوَّلَ مَایَبْعَثُہٗ عَلَی النَّاسِ غَضَبٌ یُغْضِبُہٗ . (مسلم شریف باب ذکر الدجال ص ۳۹۹ ج ۲)

۞ اُس کی طاقت پوری شیطانی طاغوتی قوت کا مظہر ہوگی مافوق الفطرت اور مافوق العقل چیزیں ظاہر کرے گا۔ مسند احمد میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر جناب رسول اللہ ﷺ تک سب انبیاء کرام اس کی آمد کی خبر دیتے رہے ہیں اور اِس کے فتنہ سے ڈراتے رہے ہیں (ابوداؤد و مسلم ص ۴۰۰ ج ۲)

۞ عظیم الجثہ ہوگا لیکن قد چھوٹا محسوس ہوتا ہوگا چلتے وقت ٹانگیں پھیلا کر چلا کرے گا ایڑیاں دُور رہیں گی اور پنجے قریب ہوا کریں گے (ابوداؤد باب خروج الدجال)

۞ اُس کی ایک آنکھ میں عیب ہوگا داہنی آنکھ انگور کے دانے کی طرح اُبھری ہوئی ہوگی **اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ** (مسلم ۲۹۹ ج ۲) اُس کی ایک آنکھ کے ڈھیلے پر گاڑھا ناخنہ ہوگا **عَلَیْھَا ظَفْرَ ۃٌ غَلِیْظَۃٌ** (مسلم ص ۴۰۰ ج ۲)

۞ اُس کے بدن پر بہت بال ہوں گے **جُفَالُ الشَّعْرِ .** (مسلم ص ۴۰۰ ج ۲)

۞ وہ جوان ہوگا اُس کے بال بہت گھنگھریالے ہوں گے **شَابٌّ قَطِطٌ** (مسلم ص ۴۰۱)

۞ اُس سے بہت بڑی بڑی خوارق عادات ظاہر ہوں گی، پانی نہر بارش باغ جسے وہ جنت کہے گا اور آگ جسے وہ جہنم کہے گا اِس کے ساتھ ہوں گی۔ حقیقت یہ ہوگی کہ اُس کا پانی آگ ہوگا اور آگ پانی ہوگی، جو مسلمان ایسے موقع پر پھنس جائے تو اُسے چاہئے کہ اُس کی آگ میں داخل ہو کیونکہ وہ شیریں پانی ہوگا پیاس کے

وقت اُس کی آگ ہی پیئے یہ پانی ہوگا، فرمایا گیا وَلْيُغْمِضْ ثُمَّ لِيُطَاطِئْ رَأْسَهٗ فَيَشْرَبُ مِنْهُ. (مسلم ص ۴۰۰) آنکھ بند کر کے سر جھکا کر آگ کو پانی کی طرح پی لے۔

✿ مسلمان کو اُس کا کافر ہونا صاف نظر آجائے گا مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر (مسلم شریف ص ۴۰۴ ج ۲)

✿ یہ دنیا بھر میں چکر لگائے گا بجز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے دونوں جگہ شہروں میں نہ داخل ہو سکے گا لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ. (بخاری شریف ص ۲۵۳ ج ۱)

دجال کے وجود کے یقینی بنانے کے لیے فرمایا گیا کہ مدینہ منورہ میں نہ طاعون آئے گا نہ دجال لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ (بخاری شریف ص ۲۵۲ ج ۱)

چودہ سو سال میں دیکھ چکے ہیں کہ مدینہ شریف میں طاعون کی وباء کبھی نہیں ہوئی اس لیے اس کے ساتھ دوسری بات کہ دجال کا وجود بھی ہوگا اور وہ وہاں نہ داخل ہو سکے گا صحیح ہوگی۔

✿ یہ مدینہ منورہ کے باہر ہی زمین شور پر ایک میدان میں ٹھہرے گا يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ. (بخاری شریف ص ۲۵۳ ج ۱)

✿ لوگ اس سے بچنے کے لیے پہاڑوں پر بھاگ جائیں گے عرب اس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے (مسلم شریف ص ۴۰۵ ج ۲)۔ عربوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے اب بھی زیادہ نہیں ہے پھر شاید جہاد وغیرہ میں شہید ہو کر تعداد اور کم ہو جائے۔

✿ اِس سے بچنے اور دُور رہنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے، ارشاد ہوا۔

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ. (ابو داؤد باب خروج الدجال)

جو اِس کی خبر سنے اُسے چاہیے کہ اُس سے دُور رہے، خدا کی قسم آدمی اُس کے پاس آئے گا اور یہ سمجھتا ہوگا کہ میں پکا مسلمان ہوں مگر اُس کے پاس جاتے ہی اُس کے پیچھے چلنے لگے گا کیونکہ وہ شبہہ میں ڈال دینے والی چیزیں دے کر بھیجا جائے گا (جادو وغیرہ کی زبردست قوت اُس کے ساتھ ہوگی)۔

۞ جس کا اُس سے سامنا ہو جائے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے یہ آیات اس کے فتنہ سے تمہاری پناہ ہوں گی (مسلم باب ذکر الدجال ص ۴۰۱ ج ۲)

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا وَاَعِذْنَا مِنْ شَرِّہٖ . آمِینْ .

۞ مدینہ شریف سے ہو کر جب یہ ارض فلسطین امریکہ کی ذیلی ریاست اسرائیل میں پہنچے گا تو نزول عیسٰی علیہ السلام ہو چکا ہوگا وہ اُس کے پیچھے دمشق سے روانہ ہوں گے اُسے موجودہ اسرائیل کے مقام "لُدْ" کے باہر قتل کردیں گے حَتّٰی یُدْرِکَہٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُہٗ . (مسلم شریف ص ۴۰۱ ج ۲)

۞ دجال اُلوہیت کا مدعی ہوگا (مسلم شریف ص ۴۰۲ ج ۲)

۞ اس کے اولاد نہ ہوگی یہ لاولد ہی مارا جائے گا عَقِیْمٌ لَا یُوْلَدُ لَہٗ (مسلم شریف ۳۹۸ ج ۲) لفظ عقیم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناقص المادۃ ہوگا۔

۞ سیّدنا عیسٰی علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ میں پیداوار بہت بڑھ جائے گی، پھل بہت بڑے بڑے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم ہوگا کہ اپنا پھل اُگا اور اپنی برکت لوٹا۔

فَیَوْمَئِذٍ تَاْ کُلُ الْعِصَابَۃُ مِنَ الرُّمَّانَۃِ وَیَسْتَظِلُّوْنَ بِقَحْفِھَا وَیُبٰرَکُ فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اَنَّ اللَّقْحَۃَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَکْفِی الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَۃَ مِنَ الْبَقَرَۃِ لَتَکْفِی الْقَبِیْلَۃَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَۃَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَکْفِی الْفَخْذَ مِنَ النَّاسِ (مسلم شریف ص ۴۰۲ ج ۲)

اُس وقت یہ حال ہو جائے گا کہ ایک انار کا پھل لوگوں کی ایک جماعت کھائی گی اُس کے چھلکے کا سایہ کرلیا کریں گے اور دُودھ میں برکت دے دی جائے گی حتی کہ تازہ بیائی اُونٹنی کا دُودھ کثیر تعداد لوگوں کو کافی ہو جایا کرے گا اور تازہ بیاہی گائے کا دودھ لوگوں کے ایک قبیلہ کو کافی ہوا کرے گا اور تازہ بیائی بکری کا دودھ لوگوں کے ایک کنبہ کو کافی ہو جایا کرے گا۔

۞ وَیُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہِ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ .(ابوداؤد خروج الدجال) اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں سب مذاہب ختم کردیں گے سوائے اسلام کے، یعنی یہ سب کچھ خود بخود بسہولت ہوتا چلا جائے گا، کوئی رُکاوٹ پیش نہ آئے گی۔

✿ بلا شبہہ سب کچھ حق تعالیٰ کے امر ہی سے ہوتا ہے لیکن کیا اس قدر زیادہ اور بڑی پیداوار کے ظاہری اور مادی اسباب بھی ہوں گے یا نہیں؟ اِس کے بارے میں کبھی کبھی خیال آتا ہے لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا ہوں۔ خیال یہ آتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ ایٹمی اسلحہ استعمال میں آئے جس سے زمین کی صلاحیت ایک عرصہ تک مفقود ہوجائے اور پھر اِس کی تاثیرات کسی اور سبب سے یا عرصہ گزر جانے سے بامر اللہ منقلب ہوکر مفید ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں ہر ابتلاء سے اپنی پناہ میں رکھے اپنے دینِ متین کی بیش از بیش خدمت لے لے، ہمارے اوقات میں برکت دے، ہمیں اپنی رضا و فضل سے دارین میں نوازے اور ہمیں اُن کے ساتھ محشور فرمائے جن پر اُس نے انعام فرمایا۔ **وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین. وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیّدنا ومولانا محمد واله واصحابه اجمعین .**

حامد میاں غفرلہٗ

پنجشنبہ ۱۹؍ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ/ ۲۶؍ مارچ ۱۹۸۱ء

جامعہ مدنیہ لاہور

✿ ✿ ✿